کے ورثا کے اشاعتی منصوبے میں شامل ہیں۔ حضرت مولانا کے حالاتِ زندگی کو کتاب میں شامل ضرور کرنا چاہیے تھا۔

حقّا کہ یہی وہ لوگ ہیں دینِ متین کی آبرو جن کی مساعی سے دمکتی ہے۔ ہم جیسے دنیا کے طالب ریاکاروں کے عروج کے اس زمانے میں جب اس قسم کے معدومی کے خطرے سے دوچار بزرگوں کی دینی خدمات سے واقفیت ہوتی ہے تو اپنی بے مائیگی اور بے عملی پر حسرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حسرت کو عمل کی توفیق میں متبدّل فرمائیں۔

نام: سیرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ　　　تالیف: مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

ضخامت: ۷۲۰ صفحات　　　قیمت: درج نہیں　　　تقسیم کار: الہادی للنشر والتوزیع۔ 034573820201

''صبر کے قلعے کے سب سے اونچے برج، حیا کے خیام کی سب سے پکی سہار، سخا کے آسمان کے سب روشن ستارے'' اور مظلومی کی کائنات کے جوہر امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ محنت کے مقدس ثمرات میں بھی امتیازی ترین شانِ رفیع کی حامل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وجودِ مطہّر کو کچھ ایسے مکارمِ عالیہ اور مدارجِ رفیعہ بھی نصیب ہوئے جو کائنات میں کسی کو میسر نہیں ہوئے۔ آپ قیامت تک کے لیے آنے والے مؤمنین صابرین کے لیے ایسا بلند معیار قائم کر گئے ہیں کہ اس تک پہنچنے کا سوچنے سے بھی دانتوں پر پسینا آجاتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب آپ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ پاک، اوصافِ عالیہ، محاسنِ کریمہ اور مظلومانہ شہادت کے حوالے سے ایک جامع تر مجموعہ ہے، جسے فاضل مؤرخ اور مؤلّف جناب مولانا ابومحمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی نے ترتیب دینے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی ہمارے زمانے کے موفّق اہلِ قلم میں سے ہیں کہ انھیں بہت لکھنے کا موقع ملا ہے، اور جو انھوں نے لکھا ہے اس کا غالب حصہ حضرت سرورِ دوعالم ختمی مرتبت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ، آپ کے اصحاب گرامی علیہم الرضوان اور مقدّسین امّت کے مبارک احوال و مناقب کے متوازن اور قابلِ اعتماد تذکرے پر مشتمل ہے۔ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوسکتی ہے۔

کتاب کی ترتیب بارہ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں صاحبِ سیرت حضرت غنی اکرم رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ کے مختلف ادوار اور مختلف پہلوؤں پر معلومات جمع کی گئی ہیں۔ مثلاً ان ابواب میں سیدنا عثمان عہدِ رسالت میں، سیدنا عثمان استحقاقِ خلافت اور انتخابِ خلافت، عہدِ خلافت میں سیادت اور قیادت کے قرینے، فتوحاتِ عثمانیہ اور اہم دینی کارنامے، سیدنا عثمان کے سیّدنا علی المرتضیٰ اور دیگر اکابر صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے تعلقات، سیدنا عثمان ذوالنورین کے حکام سلطنت اور صحابہ کرام کے بارے میں مطاعن کی تحقیق اور ذاتی اوصاف و فضائل کے ابواب مفصّل اور مرتّب انداز میں باندھے گئے ہیں۔

امامِ ثالث راشد و عادلِ برحق رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت تاریخ اسلام کا وہ اندوہناک واقعہ ہے جس کے بعد سے دنیا نبوی زمانے کی امن و امان کی برکات سے محروم ہوئی اور آج تک اُس پاکیزہ دور جیسے سکون کی نعمت سے ناآشنا ہے۔ گویا آپ کی ذاتِ عالی وہ حدِّ فاصل ہے جو دورِ نبوّت اور عام انسانی زمانوں کی حاکمیت کے درمیان جوہری فرق ہے۔ اس طرح آپ کی حیاتِ طیّبہ کا مطالعہ ایک طرح سے خود ذاتِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیّبہ کے تسلسل کا ہی مطالعہ ہے۔ قرآن مجید میں پچھلی امّتوں کے جرائم میں انبیاء کو قتل کرنے کے مذموم ترین حرکت کا بیان ملتا ہے۔ سیّدنا و مولانا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کی حیاتِ کریمہ اور پھر مظلومانہ شہادت کا تذکرہ پڑھنے سے کسی قدر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کوئی انسان اتنا کوڑھی اور مریض کیسے ہوسکتا ہے کہ اوصافِ نبوّت کے نور سے ایسا عناد پیدا کرلے کہ معاذ اللہ قتل کے بدترین جرم کا

ارتکاب کر گزرے۔ زیرِ نظر کتاب میں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پس منظر اور واقعات کے حوالے سے دو ابواب میں تفصیلی بحث (ص:۳۸۱ سے ص:۶۴۹ تک) کی گئی ہے جو اس حادثۂ فاجعہ کی ہولنا کی کو سمجھنے میں کسی قدر مددگار رہے۔

کتاب کے آخر میں اشاریہ اور مصادر و مراجع کی فہرست کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ اکثر اوقات حوالہ دیتے ہوئے مصادر کا پورا تعارف درج نہیں کی گیا، چنانچہ آخر میں کتابیات کا اضافہ ضرور ہونا چاہیے تھا، جو غالباً طوالت کے ڈر سے نہیں کیا گیا۔ پروف کی غلطیوں کی اوسط اندازے کے مطابق ہر تیسرے صفحے پر ایک غلطی کی حد تک ہے۔ جس میں بہت بہتری کی گنجائش ہے۔

نام: مولانا عبیداللہ سندھی اور دیگر مشاہیر   تحریر: مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی رحمہ اللہ   مرتّب: محمد شاہد حنیف
ضخامت: ۳۰۲ صفحات   قیمت: ۴۰۰ روپے   ناشر: علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی چیئر، سندھ یونیورسٹی، جام شورو

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مرحوم و مغفور ماضی قریب کے معروف محقق اور اہلِ قلم عالمِ دین تھے۔ انھیں امامِ انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی قدس سرّہ سے استفادہ کرنے کی سعادت حاصل تھی، اور حضرت مولانا سندھی کے اکثر تلامذہ کی طرح وہ بھی اپنے جلیل القدر استاد کے افکار و علوم کے والہ و شیدا اور ان کے محاسن کے تذکرہ خواں رہتے تھے۔ ان کی ساری عمر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سندھ کے نام سے حضرت مولانا سندھی کے معارف طیبہ کی تفہیم و تشریح اور ترتیب و اشاعت میں گذری۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے ''الولی'' اور ''الرحیم'' نام کے دو مؤقر جرائد کی اشاعت بھی ان کی ادارت میں ہوتی رہی، جن میں وقیع علمی و فکری مقالات شائع ہو کر اہلِ علم و دانش میں مطبوعِ خاطر اور مقبولِ عام ہوتے رہے۔

زیرِ نظر کتاب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کے مختلف شذرات اور مضامین کا مجموعہ ہے جو انھی دونوں رسائل (''الولی'' اور ''الرحیم'') میں مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے۔ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ امام سندھی قدس سرّہٗ کے بارے میں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کے مضامین پر مشتمل ہے، جن میں حضرت سندھی کے بعض شخصی و علمی محاسن کی صورت گری کی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں انھی رسائل میں شائع ہونے والے مختلف مشاہیر و اعلام کے تعارفی طرز کے شذرات ہیں۔ ان مشاہیر و اعلام کی غالب اکثریت حضرت مولانا سندھی یا پھر استخلاصِ وطن اور ہندستان کی تحریکِ آزادی سے ہی کسی نہ کسی حد تک انتساب رکھتی ہے۔ ان شذرات میں سے اکثر کی نوعیت تعزیتی اور اطلاعاتی ہے، لہٰذا ان میں بہت سی اہم تاریخی معلومات یکجا ہو گئی ہیں۔ کتاب کا تیسرا حصہ صاحبِ کتاب مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مرحوم و مغفور کی اپنی سوانحِ حیات اور کچھ علمی اسفار کی روداد پر مشتمل ہے۔ گویا بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو یہ کتاب تحریکِ آزادیٔ ہند کے اس حلقے کے رجالِ کار کے تعارف پر مشتمل ہے جو حضرت امام سندھی قدس سرّہٗ کی رہنمائی میں آزادیٔ وطن اور غلبۂ دین کی جدّ و جہد میں مشغول تھا۔

کتاب کے آخر میں استفادے کو سہل بنانے کے لیے اشاریہ بھی شامل کیا گیا ہے، جسے خود مرتّب کتاب جناب محمد حنیف شاہد نے ہی تیار کیا ہے۔ اس کتاب کے مضامین ''الولی'' اور ''الرحیم'' کے پرانے فائلوں میں روپوش اور قارئین کی نظروں سے اوجھل تھے، محترم مرتّب تحریکِ ولی اللّٰہی کے مؤرخین اور دلچسپی رکھنے والے قارئین کی جانب سے شکریے کے مستحق ہیں کہ اس اہم تاریخی ذخیرے سے زمانے کی گرد جھاڑ پھونک کر اسے منظرِ عام پر لائے۔

کتاب کی اشاعت مناسب اور طباعت صاف ستھری ہے، البتہ پروف کی صحت (خصوصاً عربی فارسی عبارات کی تصحیح) پر مزید توجہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ **(مبصر: صبیح ہمدانی)**